آؤ، خود دیکھ لو 18

نور یا اندھیرا؟

اندھے کی شفا

nūr yā andherā? andhe kī shafā

Light or Darkness?
The Healing of the Blind Man

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 18]

(Urdu—Persian script)

© 2023 www.chashmamedia.org
published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is a collage of no-longer-here https://pixabay.com/illustrations/man-male-youth-lad-boy-person-316883/; Mohamed_hassan https://pixabay.com/vectors/old-woman-senior-walking-cane-8433305/; ditto https: //pixabay.com/vectors/silhouette-isolated-older-man-3060100/; ditto https://pixabay.com/vectors/silhouette-businessman-move-3115314/; ditto https://pixabay.com/vectors/silhouette-businessman-hurry-up-3196572/; ditto https://pixabay.com/vectors/silhouette-woman-shopping-bags-pose-4517528/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

نور خدا کا کام ظاہر کرتا ہے	3
نور آنکھیں کھول دیتا ہے	4
نور کھلبلی مچا دیتا ہے	6
نور شک میں ڈال دیتا ہے	8
نور ڈانواں ڈول کر دیتا ہے	10
نور شریعت کی قید سے آزاد کر دیتا ہے	11
نور کی منزل: پرستش	16
نور یا اندھیرا؟	18
انجیل، یوحنا 9	20

ایک خاص عید پر عیسیٰ مسیح نے فرمایا تھا کہ مَیں دُنیا کا نور ہوں۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ تھوڑی دیر بعد کچھ ہوا جس سے مطلب صاف پتہ چلا۔

یوں ہوا: عیسیٰ مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ یروشلم میں چل رہا تھا کہ ایک بھِکشو کو گلی کے کنارے دیکھا۔ یہ آدمی عام بھکشو نہیں تھا۔ یہ بھیک مانگنے پر مجبور تھا۔ کیوں؟ وہ تو نوجوان تھا، اُس عمر میں جب طاقت اچھی خاصی ہوتی ہے، جب انسان خوب پیسے کما سکتا ہے۔ لیکن اُس کا ایک مسئلہ تھا: وہ پیدائش سے ہی اندھا تھا۔

سب رُک گئے۔ شاگرد اُس پر افسوس کرنے لگے۔ ہائے، اِس آدمی نے کبھی سورج کی کرنیں اوس کی موتیوں میں چمکتی دمکتی نہیں دیکھی تھیں۔ اُس کا دل کبھی رنگ دار پھولوں کے نظارے سے لبریز نہیں

ہوا تھا۔ اُس کی آنکھیں کھیتوں کی ہریالی سے کبھی تر و تازہ نہیں ہوئی تھیں۔ اُس نے کبھی نہیں دیکھا تھا کہ پکشی کس طرح آسمان کو پار کرتے ہیں۔ کہ ہُدہُد کس طرح پھدکتا ہوا اپنی لمبی چونچ سے زمین میں سے کیڑے نکالتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ نہ اُس نے کبھی اپنی ماں کی پیار بھری آنکھیں دیکھی تھیں نہ اپنے باپ کا اُس پر للکارتا فخر۔ انسان تو اپنے چہرے سے ہر جذبہ ظاہر کرتا ہے۔ پیار اور نفرت، غصہ اور شانتی، ہنسی اور رونا—یہ سب کچھ ہمارے چہروں سے معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ اُس اندھے کے لئے ایک مُہر بند کتاب تھی جو وہ کبھی نہیں پڑھے گا۔

لیکن عیسیٰ مسیح افسوس کرنے نہیں رُکا تھا۔ وہ تو کہہ چکا تھا کہ مَیں دُنیا کا نور ہوں۔ اب وہ شاگردوں کو دکھانا چاہتا تھا کہ اِس کا کیا مطلب ہے۔ پہلی بات،

نور خدا کا کام ظاہر کرتا ہے

اندھے کو دیکھتے دیکھتے شاگردوں کو وہ خیال آیا جو ہمیں بھی جلد ہی آتا ہے: "اُستاد، یہ آدمی اندھا کیوں پیدا ہوا؟ کیا اِس کا کوئی گناہ ہے یا اِس کے والدین کا؟"

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> نہ اِس کا کوئی گناہ ہے اور نہ اِس کے والدین کا۔ یہ اِس لئے ہوا کہ اِس کی زندگی میں اللّٰہ کا کام ظاہر ہو جائے۔ (یوحنا 9:3)

عیسیٰ مسیح گناہ کے نتیجوں کے بارے میں ایک اہم بات فرماتا ہے۔

◄ کونسی بات؟

ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہر مصیبت گناہ کا نتیجہ ہے۔ نوجوان گناہ کے باعث اندھا نہیں ہوا تھا بلکہ اِس کے پیچھے خدا کا خاص مقصد تھا۔

◄ مقصد کیا تھا؟

یہ کہ خدا کا کام نوجوان کی زندگی میں ظاہر ہو جائے۔عیسیٰ مسیح اُس کی مثال سے شاگردوں کو دکھانا چاہتا تھا کہ نور کا کیا اثر ہوتا ہے۔ ہم دیکھیں گے کہ نور کا مختلف لوگوں پر اثر فرق ہوتا ہے۔ نور کا پہلا اثر،

نور آنکھیں کھول دیتا ہے

عیسیٰ مسیح نے زمین پر تھوک کر مٹی سانی اور اندھے کی آنکھوں پر لگا دی۔ پھر کہا،

> جا، شِلوخ کے حوض میں نہا لے۔ (شِلوخ کا مطلب 'بھیجا ہوا' ہے۔) (یوحنا 9:5)

- ◄ یہ کس طرح کا حوض تھا؟

اِس حوض کا پانی سرنگ کے ذریعے شہر میں پہنچتا تھا۔

- ◄ شِلوخ کا کیا مطلب ہے؟

بھیجا ہوا۔

- ◄ مسیح نے یہ کیوں فرمایا؟

- وہ اپنی طرف اشارہ کر رہا تھا جو خدا باپ سے بھیجا گیا تھا۔
- اُس نے اُس کی آنکھوں کو ایک دم شفا نہ دی۔

► کیوں؟

معجزے کا اول مقصد بحالی نہیں بلکہ ایمان تھا۔ عیسیٰ مسیح چاہتا تھا کہ اندھا حوض پر جا کر ایمان کا پہلا قدم اُٹھائے۔ خود عمل میں آنے سے اُس کا ایمان تھوڑا مضبوط ہو جائے گا۔

► اِس سے ہم سچے شاگرد کے بارے میں کیا سیکھ سکتے ہیں؟

سچا شاگرد ہمیشہ خود عمل میں آتا ہے۔ آسمان کی بادشاہی میں سُست اور لاپروا شاگردوں کے لئے جگہ نہیں ہے۔

► کیا اندھا حوض کے پاس گیا؟

بالکل، وہ ایک دم گیا۔ اُس نے راستے میں کیا سوچا ہو گا جب وہ گلیوں میں ٹٹول ٹٹول کر حوض کی طرف جا رہا تھا؟ اُس کا دل کتنا تڑپ رہا ہو گا۔

► حوض پر اندھے نے کیا کِیا؟

اُس نے نہا لیا۔ وہ کام جو اُستاد نے فرمایا تھا۔

◄ پھر کیا ہوا؟
اُس کی آنکھیں بحال ہوئیں اور وہ دیکھنے لگا۔
◄ کیا اُس کی شفا حوض کے پانی سے ہوئی؟
نہیں۔ وہ دُنیا کے نور سے کھُل گئیں۔ واہ! ایک دم کتنا مزہ! نوجوان پہلی بار حوض کا پانی دھوپ میں جھلملاتا ہوا دیکھ سکتا تھا۔ آسمان کتنا نیلا تھا! جو چھوٹے بادل ننھی سی بھیڑوں کی طرح چرتے چرتے اُس پر سے گزر رہے تھے وہ کتنے دل فریب تھے۔ کچھ لوگ حوض کے کنارے بیٹھے یا کھڑے دکھائی دیئے۔ نوجوان پھولے نہ سمایا۔ اُس نے سوچا، پہلے گھر والوں کو اِس خوشی میں شریک کروں۔ وہ کودتا پھلانگتا ہوا اپنے گھر چل دیا۔ اب نور کے دوسرے اثر پر دھیان دیں:

نور کھلبلی مچا دیتا ہے

نوجوان کے پڑوسی اور جاننے والے دنگ رہ گئے۔ وہ پوچھنے لگے، "کیا یہ وہی نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا؟"
بعض نے کہا، "ہاں، وہی ہے۔"

دوسرے شک میں پڑ گئے۔ "نہیں، یہ صرف اُس کا ہم شکل ہے۔"
لیکن نوجوان بولا، "مَیں وہی ہوں۔"
اُنہوں نے اُس سے سوال کیا، "تیری آنکھیں کس طرح بحال ہوئیں؟"
اُس نے جواب دیا، "وہ آدمی جو عیسیٰ کہلاتا ہے اُس نے مٹی سان کر میری آنکھوں پر لگا دی۔ پھر اُس نے مجھے کہا، 'شِلوخ کے حوض پر جا اور نہا لے۔' مَیں وہاں گیا اور نہاتے ہی میری آنکھیں بحال ہو گئیں۔"

◄ کیا نوجوان نے یہ چھپانے کی کوشش کی کہ معجزہ عیسیٰ مسیح سے ہوا ہے؟

نہیں۔ اُس نے صاف اقرار کیا کہ عیسیٰ مسیح نے یہ کام کیا ہے۔

ایمان کا ایک اہم حصہ اقرار ہے۔

یہ سن کر کھلبلی مچ گئی۔ اُنہوں نے پوچھا، "وہ کہاں ہے؟"
اُس نے جواب دیا، "مجھے نہیں معلوم۔" بے چارہ تو اندھا تھا جب عیسیٰ مسیح اُس کے پاس آیا تھا۔ نہ اُس نے اُسے دیکھا تھا، نہ یہ کہ وہ بعد میں کہاں چلا گیا تھا۔
نور کھلبلی مچا دیتا ہے۔ لیکن نور کا ایک تیسرا اثر بھی ہوتا ہے:

نور شک میں ڈال دیتا ہے

پڑوسی اِتنے جذبے میں آ گئے کہ وہ نوجوان کو فریسیوں کے پاس لے گئے۔ فریسی اُن کے مذہبی راہنما تھے۔

► کیا یہ راہنما خوش ہوئے؟

نہیں۔ وہ ایک دم شک میں پڑ گئے۔

► کیوں؟

یہ معجزہ سبت یعنی ہفتے کے دن ہوا تھا۔

► یہ راہنماؤں کے لئے کیوں ٹھوکر کا باعث تھا؟

شریعت کے مطابق سبت کے دن کام کاج کرنا منع تھا۔ مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو ہفتے میں ایک دن آرام ملے۔ لیکن بعد میں عالموں نے ایک سیدھی سی بات پیچیدہ بنا لی تھی۔ اب سبت کے دن آٹا گوندھنا بھی منع تھا۔ اِس ناتے سے تھوڑی سی گیلی مٹی اندھے کی آنکھوں پر لگانا بھی کام ٹھہرایا جا سکتا تھا۔

بزرگوں نے نوجوان سے پوچھ گچھ کی کہ اُس کی آنکھیں کس طرح بحال ہوئیں۔

آدمی نے جواب دیا، ”اُس نے میری آنکھوں پر مٹی لگا دی، پھر مَیں نے نہا لیا اور اب دیکھ سکتا ہوں۔“

بزرگوں میں سے بعض نے کہا، ”یہ آدمی اللہ کی طرف سے نہیں ہے، کیونکہ سبت کے دن کام کرتا ہے۔“

دوسروں نے اعتراض کیا، ”گناہ گار اِس قسم کے الٰہی نشان کس طرح دکھا سکتا ہے؟“ یوں اُن میں پھوٹ پڑ گئی۔

► **اِس پھوٹ سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟**

جہاں عیسیٰ مسیح کا نور پہنچتا ہے وہاں پھوٹ پڑتی ہے۔ کچھ اُسے قبول کرتے ہیں لیکن کچھ اُس کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ کچھ اُس نور میں آ جاتے ہیں لیکن کچھ اندھیرے کے سایوں میں کھسک جاتے ہیں۔

► **آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے؟ کیا آپ نے اُسے قبول کیا یا اُس کے خلاف ہو گئے ہیں؟**

بزرگ دوبارہ نوجوان سے مخاطب ہوئے، ”تُو خود اِس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اُس نے تو تیری ہی آنکھوں کو بحال کیا ہے۔“

نوجوان نے جواب دیا، ”وہ نبی ہے۔“

► کیا آپ نے کچھ محسوس کیا؟

آہستہ آہستہ اندھے کی عیسیٰ مسیح کے بارے رائے بڑھ رہی ہے۔ اب وہ اُسے نبی ٹھہرا رہا ہے۔

► آپ کی عیسیٰ مسیح کے بارے میں رائے کیا ہے؟

نور کا ایک چوتھا اثر بھی ہوتا ہے،

نور ڈانواں ڈول کر دیتا ہے

بزرگوں کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ نوجوان پہلے اندھا تھا۔ اُنہوں نے اُس کے والدین کو بُلایا۔ اُن سے پوچھا، ”کیا یہ تمہارا بیٹا ہے، وہی جس کے بارے میں تم کہتے ہو کہ وہ اندھا پیدا ہوا تھا؟ اب یہ کس طرح دیکھ سکتا ہے؟“

اُس کے والدین نے جواب دیا، ”ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور کہ یہ پیدا ہوتے وقت اندھا تھا۔ لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ اب یہ کس طرح دیکھ سکتا ہے یا کہ کس نے اِس کی آنکھوں کو بحال کیا ہے۔ اِس سے خود پتا کریں، یہ بالغ ہے۔ یہ خود اپنے بارے میں بتا سکتا ہے۔“

اصل میں والدین کو ڈر تھا اِس لئے یوں کہا۔ کیونکہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ جو بھی عیسیٰ مسیح کے حق میں ہو اُسے جماعت سے نکال دیا جائے گا۔

► کیا آپ کو ایسا کوئی ڈر ہے؟

ماں باپ بزرگوں سے ڈر کر گول مول باتیں کرنے لگے۔ کتنے لوگ گول مول باتیں کرنے لگتے ہیں جب اُن سے پوچھا جائے کہ تم عیسیٰ مسیح کے بارے میں کیا سوچتے ہو۔ وہ صاف بات کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ نور کا پانچواں اثر:

نور شریعت کی قید سے آزاد کر دیتا ہے

بزرگوں نے ایک بار پھر نوجوان کو بُلایا، "اللّٰہ کو جلال دے، ہم تو جانتے ہیں کہ یہ آدمی گناہ گار ہے۔"

آدمی نے جواب دیا، "مجھے کیا پتا ہے کہ وہ گناہ گار ہے یا نہیں، لیکن ایک بات مَیں جانتا ہوں: پہلے مَیں اندھا تھا، اور اب مَیں دیکھ سکتا ہوں!"

یہ آدمی کتنا چُست تھا۔ اُس نے اپنے ماں باپ کی سی گول مول باتیں نہ کیں بلکہ سیدھا وہ بات کی جو سب کی آنکھوں کے سامنے تھی۔

پھر اُنہوں نے اُس سے سوال کیا، "اُس نے تیرے ساتھ کیا کِیا؟ اُس نے کس طرح تیری آنکھوں کو بحال کر دیا؟"

اب نوجوان نے اپنا آپا کھو بیٹھا۔ اُس نے جواب دیا، "مَیں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں اور آپ نے سنا نہیں۔ کیا آپ بھی اُس کے شاگرد بننا چاہتے ہیں؟"

بزرگوں کا صرف ایک مقصد تھا۔ یہ کہ بار بار پوچھنے سے اُسے غلط ثابت کریں۔ اِس لئے نوجوان نے مذاق میں کہا کہ کیا آپ بھی اُس کے شاگرد بننا چاہتے ہیں؟ وہ تو خوب جانتا تھا کہ وہ شاگرد نہیں بننا چاہتے تھے۔

◄ کیا آپ نے دھیان دیا کہ نوجوان نے اپنے بارے میں کیا کہا؟

اپنی بات سے اُس نے صاف کہہ دیا کہ مَیں اُس کا شاگرد ہوں۔ اب تک اُس نے اُسے دیکھا تک نہیں تھا۔ تو بھی وہ اپنے آپ کو اُس کا پکا شاگرد سمجھتا تھا۔

بزرگ طیش میں آ گئے۔ اُنھوں نے اُسے بُرا بھلا کہا، ”تُو ہی اُس کا شاگرد ہے، ہم تو موسیٰ کے شاگرد ہیں۔ ہم تو جانتے ہیں کہ اللّٰہ نے موسیٰ سے بات کی ہے، لیکن اِس کے بارے میں ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔“

اِس جگہ پر نوجوان اور بزرگوں میں پھوٹ صاف نظر آتی ہے۔

◄ کیسی پھوٹ؟

بزرگ شریعت پر بہت فخر کرتے تھے۔ لیکن اِس فخر نے اُنہیں المسیح کے لئے اندھا کر دیا جب وہ اُن کے سامنے آ موجود ہوا۔ شریعت اور نبیوں کے نوشتے تو المسیح کی پیش گوئی کرتے تھے۔ گھمنڈ انسان کو خدا سے دُور کر دیتا ہے۔

نوجوان نے جواب دیا، ”عجیب بات ہے، اُس نے میری آنکھوں کو شفا دی ہے اور پھر بھی آپ نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اللّٰہ گناہ گاروں کی نہیں سنتا۔ وہ تو اُس کی سنتا ہے جو اُس کا خوف مانتا اور اُس کی مرضی کے مطابق چلتا ہے۔ ابتدا ہی سے

یہ بات سننے میں نہیں آئی کہ کسی نے پیدائشی اندھے کی آنکھوں کو بحال کر دیا ہو۔ اگر یہ آدمی اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ نہ کر سکتا۔"

نوجوان سادہ سا آدمی تھا جبکہ بزرگ عالم تھے۔ کتنی عجیب بات کہ اُسی نے روحانی حقیقت کو سمجھ لی تھی جبکہ بزرگ اِس کے لئے اندھے تھے۔ جتنا نوجوان نور کی سچائی کی طرف بڑھ رہا تھا اُتنا ہی بزرگ تاریکی کے سایوں میں گُم ہوتے جا رہے تھے۔

◄ نوجوان نے دو جواب دیئے۔ وہ کیا تھے؟

ظاہر ہے کہ عیسیٰ مسیح خدا کی طرف سے ہے۔ کیونکہ

- خدا اُسی کی سنتا ہے جو گناہ نہیں کرتا۔ جو اُس کا خوف رکھتا اور اُس کی مرضی کے مطابق چلتا ہے۔
- ایسا معجزہ پہلے کبھی نہیں ہوا ہے۔

یہ سن کر بزرگوں نے اُسے گالیاں دیں، "تُو جو گناہ آلودہ حالت میں پیدا ہوا ہے کیا تُو ہمارا اُستاد بننا چاہتا ہے؟" یہ کہہ کر اُنہوں نے اُسے جماعت میں سے نکال دیا۔

◄ کیا آپ نے نوٹ کیا کہ اُنہوں نے اُسے کیا ٹھہرایا؟

اُنھوں نے کہا کہ تُو گناہ آلودہ حالت میں پیدا ہوا ہے۔

► **لیکن عیسیٰ مسیح نے اُس کے بارے میں کیا کہا تھا ؟**

اُس کے اندھے پن کی وجہ گناہ نہیں ہے۔

► **عیسیٰ مسیح اور بزرگوں میں کیا فرق نظر آتا ہے؟**

بزرگ شریعت کو جیل سمجھتے ہیں۔ ہر ایک کو زنجیروں میں جکڑ کر اُس میں ڈالنا ہے۔ اپنے آپ کو وہ جیل کے گارڈ سمجھتے ہیں۔عیسیٰ مسیح کی فطرت بالکل فرق ہے۔ وہ ہمیں جیل کی زنجیروں سے نکالنا چاہتا ہے۔ وہ ہمیں اپنے نور میں لانا چاہتا ہے تاکہ ہم اُس کی الٰہی دھوپ سینکیں۔ وہ نہیں چاہتا کہ ہم خدا کے قیدی ہوں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم خدا کے آزاد فرزند ہوں۔ یہی نور کی بڑی خوش خبری ہے۔

شریعت اورعیسیٰ مسیح میں یہی بڑا فرق ہے۔ شریعت ہمیں بتاتی ہے کہ کیا کرنا ہے۔ ضرور وہ ہمیں گناہ کے خطروں سے محفوظ رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن جلد ہی ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم خدا کے احکام پورے نہیں کر سکتے۔ بار بار ہم فیل ہو جاتے ہیں۔عیسیٰ مسیح اِسی لئے آیا تاکہ ہماری

یہ ناقص حالت بحال کرے۔ تاکہ ہمارے گناہوں کو مٹا کر ہمیں آزاد کرے۔ نور کا چھٹا اثر،

نور کی منزل: پرستش

اب دیکھو یہ عظیم بات: اِس نوجوان نے عیسیٰ مسیح کو اب تک نہیں دیکھا تھا۔ تو بھی اُس نے مضبوطی سے بزرگوں کی دھمکیوں کا سامنا کیا۔ وہ اپنے یقین پر قائم رہا کہ مَیں عیسیٰ مسیح کا شاگرد ہوں حالانکہ اب تک اُس کی دوبارہ ملاقات اُس سے نہیں ہوئی تھی۔

عیسیٰ مسیح کو پتا چلا کہ اُسے نکال دیا گیا ہے تو وہ اُس کو ملا اور پوچھا،

> کیا تُو ابنِ آدم پر ایمان رکھتا ہے؟ (یوحنا 9:35)

- ◄ ابنِ آدم سے کیا مراد ہے؟

دانیال نبی نے صدیوں پہلے المسیح کے بارے میں ایک رویا دیکھی تھی۔ اُس میں اُس نے دیکھا تھا کہ

> آسمان کے بادلوں کے ساتھ ساتھ کوئی آ رہا ہے
> جو ابنِ آدم سا لگ رہا ہے۔ جب قدیم الایام
> کے قریب پہنچا تو اُس کے حضور لایا گیا۔ اُسے
> سلطنت، عزت اور بادشاہی دی گئی، اور ہر قوم،
> اُمّت اور زبان کے افراد نے اُس کی پرستش کی۔
> اُس کی حکومت ابدی ہے اور کبھی ختم نہیں ہو گی۔
> اُس کی بادشاہی کبھی تباہ نہیں ہو گی۔
>
> (دانیال 9:13-14)

نوجوان نے کہا، "خداوند، وہ کون ہے؟ مجھے بتائیں تاکہ مَیں اُس پر ایمان لاؤں۔" نوجوان کا عیسیٰ مسیح پر اِتنا بھروسا تھا کہ اُس کی ہر فرمائش پوری کرنے کو تیار تھا۔

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> تُو نے اُسے دیکھ لیا ہے بلکہ وہ تجھ سے بات کر رہا ہے۔ (یوحنا 9:37)

◄ نوجوان نے کیا جواب دیا؟

اُس نے کہا، "خداوند، مَیں ایمان رکھتا ہوں" اور اُسے سجدہ کیا۔

یوں نوجوان پورے ایمان تک پہنچ گیا۔ پہلے وہ اُس کا نام ہی جانتا تھا۔ پھر اُس نے اقرار کیا کہ یہ نبی ہے۔ اِس کے بعد جب بزرگوں نے اُسے دھمکی دی تو اُس نے صاف کہا کہ مَیں اُس کا شاگرد ہوں۔ یوں وہ قدم بقدم ایمان میں ترقی کرتا گیا۔ اب جب عیسیٰ مسیح نے فرمایا کہ مَیں ہی ابنِ آدم یعنی المسیح ہوں تو وہ ایک پل بھی نہ جھجکا بلکہ سیدھا اُسے سجدہ کیا۔ پہلے اُس کی جسمانی آنکھیں روشن ہوئیں، لیکن اب اِس سے بڑھ کر ہوا۔ اب اُس کی روحانی آنکھیں کھل گئیں اور عیسیٰ مسیح کے نور سے روشن ہوئیں۔

نور یا اندھیرا؟

تب عیسیٰ مسیح نے کہا،

> مَیں عدالت کرنے کے لئے اِس دنیا میں آیا ہوں، اِس لئے کہ اندھے دیکھیں اور دیکھنے والے اندھے ہو جائیں۔ (یوحنا 9:39)

◄ وہ کس ناتے سے عدالت کرنے آیا ہے؟

رات کے وقت جب لائٹ اندھیرے کو روشن کرے تو شریف لوگ اُس میں چلتے ہیں۔ لیکن چور اور ڈاکو لائٹ سے دُور سایوں میں چھپے رہتے ہیں۔ اِسی طرح کچھ کی آنکھیں عیسیٰ مسیح کے نور سے روشن ہو جاتی ہیں۔ ایسے لوگ اُس کی سچائی پہچان کر اُسے خوشی سے قبول کرتے ہیں۔ لیکن افسوس، دوسرے نُور کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگ نور سے دُور سایوں میں کھسک جاتے ہیں۔ ایسے لوگ روحانی اندھے رہتے ہیں۔

کتنی عجیب بات! جو پہلے اندھا تھا وہ نہ صرف اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھنے لگا بلکہ اُس کی روحانی آنکھیں بھی روشن ہوئیں۔ بزرگوں کے ساتھ اِس کے اُلٹ ہوا۔ وہ اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ تو سکتے تھے مگر اُن کی روحانی آنکھیں اندھی رہیں۔

میرے عزیز، کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی آنکھیں روشن ہو جائیں؟ عیسیٰ مسیح کے پاس آئیں۔ وہی دُنیا کا نور ہے۔ شریعت اور اپنے

نیک کاموں پر فخر مت کرنا، اپنے آپ پر بھروسا مت کرنا۔ اُسی نور سے منت کریں کہ وہ آ کر آپ کو روشن کرے۔

انجیل، یوحنا 9

چلتے چلتے عیسیٰ نے ایک آدمی کو دیکھا جو پیدائش کا اندھا تھا۔ اُس کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا، "اُستاد، یہ آدمی اندھا کیوں پیدا ہوا؟ کیا اِس کا کوئی گناہ ہے یا اِس کے والدین کا؟" عیسیٰ نے جواب دیا، "نہ اِس کا کوئی گناہ ہے اور نہ اِس کے والدین کا۔ یہ اِس لئے ہوا کہ اِس کی زندگی میں اللہ کا کام ظاہر ہو جائے۔ ابھی دن ہے۔ لازم ہے کہ ہم جتنی دیر تک دن ہے اُس کا کام کرتے رہیں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ کیونکہ رات آنے والی ہے، اُس وقت کوئی کام نہیں کر سکے گا۔ لیکن جتنی دیر تک مَیں دنیا میں ہوں اُتنی دیر تک مَیں دنیا کا نور ہوں۔"

یہ کہہ کر اُس نے زمین پر تھوک کر مٹی سانی اور اُس کی آنکھوں پر لگا دی۔ اُس نے اُس سے کہا، ”جا، شِلوخ کے حوض میں نہا لے۔“ (شِلوخ کا مطلب ’بھیجا ہوا‘ ہے۔) اندھے نے جا کر نہا لیا۔ جب واپس آیا تو وہ دیکھ سکتا تھا۔

اُس کے ہم سائے اور وہ جنہوں نے پہلے اُسے بھیک مانگتے دیکھا تھا پوچھنے لگے، ”کیا یہ وہی نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا؟“

بعض نے کہا، ”ہاں، وہی ہے۔“

اَوروں نے انکار کیا، ”نہیں، یہ صرف اُس کا ہم شکل ہے۔“

لیکن آدمی نے خود اصرار کیا، ”مَیں وہی ہوں۔“

اُنہوں نے اُس سے سوال کیا، ”تیری آنکھیں کس طرح بحال ہوئیں؟“

اُس نے جواب دیا، ”وہ آدمی جو عیسیٰ کہلاتا ہے اُس نے مٹی سان کر میری آنکھوں پر لگا دی۔ پھر اُس نے مجھے کہا، ’شِلوخ

کے حوض پر جا اور نہا لے۔' مَیں وہاں گیا اور نہاتے ہی میری آنکھیں بحال ہو گئیں۔"

اُنہوں نے پوچھا، "وہ کہاں ہے؟"

اُس نے جواب دیا، "مجھے نہیں معلوم۔"

تب وہ شفایاب اندھے کو فریسیوں کے پاس لے گئے۔ جس دن عیسیٰ نے مٹی سان کر اُس کی آنکھوں کو بحال کیا تھا وہ سبت کا دن تھا۔ اِس لئے فریسیوں نے بھی اُس سے پوچھ گچھ کی کہ اُسے کس طرح بصارت مل گئی۔ آدمی نے جواب دیا، "اُس نے میری آنکھوں پر مٹی لگا دی، پھر مَیں نے نہا لیا اور اب دیکھ سکتا ہوں۔"

فریسیوں میں سے بعض نے کہا، "یہ شخص اللہ کی طرف سے نہیں ہے، کیونکہ سبت کے دن کام کرتا ہے۔"

دوسروں نے اعتراض کیا، "گناہ گار اِس قسم کے الٰہی نشان کس طرح دکھا سکتا ہے؟" یوں اُن میں پھوٹ پڑ گئی۔

پھر وہ دوبارہ اُس آدمی سے مخاطب ہوئے جو پہلے اندھا تھا، ”تُو خود اِس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اُس نے تو تیری ہی آنکھوں کو بحال کیا ہے۔“

اُس نے جواب دیا، ”وہ نبی ہے۔“

یہودیوں کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ واقعی اندھا تھا اور پھر بحال ہو گیا ہے۔ اِس لئے اُنہوں نے اُس کے والدین کو بُلایا۔ اُنہوں نے اُن سے پوچھا، ”کیا یہ تمہارا بیٹا ہے، وہی جس کے بارے میں تم کہتے ہو کہ وہ اندھا پیدا ہوا تھا؟ اب یہ کس طرح دیکھ سکتا ہے؟“

اُس کے والدین نے جواب دیا، ”ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور کہ یہ پیدا ہوتے وقت اندھا تھا۔ لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ اب یہ کس طرح دیکھ سکتا ہے یا کہ کس نے اِس کی آنکھوں کو بحال کیا ہے۔ اِس سے خود پتا کریں، یہ بالغ ہے۔ یہ خود اپنے بارے میں بتا سکتا ہے۔“ اُس کے والدین نے یہ اِس لئے کہا

کہ وہ یہودیوں سے ڈرتے تھے۔ کیونکہ وہ فیصلہ کر چکے تھے کہ جو بھی عیسیٰ کو مسیح قرار دے اُسے یہودی جماعت سے نکال دیا جائے۔ یہی وجہ تھی کہ اُس کے والدین نے کہا تھا، "یہ بالغ ہے، اِس سے خود پوچھ لیں۔"

ایک بار پھر اُنہوں نے شفایاب اندھے کو بُلایا، "اللہ کو جلال دے، ہم تو جانتے ہیں کہ یہ آدمی گناہ گار ہے۔"

آدمی نے جواب دیا، "مجھے کیا پتا ہے کہ وہ گناہ گار ہے یا نہیں، لیکن ایک بات مَیں جانتا ہوں، پہلے مَیں اندھا تھا، اور اب مَیں دیکھ سکتا ہوں!"

پھر اُنہوں نے اُس سے سوال کیا، "اُس نے تیرے ساتھ کیا کِیا؟ اُس نے کس طرح تیری آنکھوں کو بحال کر دیا؟"

اُس نے جواب دیا، "مَیں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں اور آپ نے سنا نہیں۔ کیا آپ بھی اُس کے شاگرد بننا چاہتے ہیں؟"

اِس پر اُنہوں نے اُسے بُرا بھلا کہا، ”تُو ہی اُس کا شاگرد ہے، ہم تو موسیٰ کے شاگرد ہیں۔ ہم تو جانتے ہیں کہ اللہ نے موسیٰ سے بات کی ہے، لیکن اِس کے بارے میں ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔“

آدمی نے جواب دیا، ”عجیب بات ہے، اُس نے میری آنکھوں کو شفا دی ہے اور پھر بھی آپ نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ گناہ گاروں کی نہیں سنتا۔ وہ تو اُس کی سنتا ہے جو اُس کا خوف مانتا اور اُس کی مرضی کے مطابق چلتا ہے۔ ابتدا ہی سے یہ بات سننے میں نہیں آئی کہ کسی نے پیدائشی اندھے کی آنکھوں کو بحال کر دیا ہو۔ اگر یہ آدمی اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ نہ کر سکتا۔“

جواب میں اُنہوں نے اُسے بتایا، ”تُو جو گناہ آلودہ حالت میں پیدا ہوا ہے کیا تُو ہمارا اُستاد بننا چاہتا ہے؟“ یہ کہہ کر اُنہوں نے اُسے جماعت میں سے نکال دیا۔

جب عیسیٰ کو پتا چلا کہ اُسے نکال دیا گیا ہے تو وہ اُس کو ملا اور پوچھا، "کیا تُو ابنِ آدم پر ایمان رکھتا ہے؟"

اُس نے کہا، "خداوند، وہ کون ہے؟ مجھے بتائیں تاکہ مَیں اُس پر ایمان لاؤں۔"

عیسیٰ نے جواب دیا، "تُو نے اُسے دیکھ لیا ہے بلکہ وہ تجھ سے بات کر رہا ہے۔"

اُس نے کہا، "خداوند، مَیں ایمان رکھتا ہوں" اور اُسے سجدہ کیا۔

عیسیٰ نے کہا، "مَیں عدالت کرنے کے لئے اِس دنیا میں آیا ہوں، اِس لئے کہ اندھے دیکھیں اور دیکھنے والے اندھے ہو جائیں۔"

کچھ فریسی جو ساتھ کھڑے تھے یہ کچھ سن کر پوچھنے لگے، "اچھا، ہم بھی اندھے ہیں؟"

عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”اگر تم اندھے ہوتے تو تم قصوروار نہ ٹھہرتے۔ لیکن اب چونکہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ ہم دیکھ سکتے ہیں اِس لئے تمہارا گناہ قائم رہتا ہے۔